

مصحف

رجب ثار احمد صاحب فاروقی یونیورسٹی لاہور دہلی

(۵)

اب یہ سوال خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ جب مولوی عبدالقادر عظیم راسخوری خود مصحف سے جا کر ملے ہیں، اور ان سے اپنی ملاقات کا حال روز نامے میں لکھ رہے ہیں، تو ان کی حیثیت شاہدینی کی ہوتی ہے۔ پھر ان کی شہادت قبول کرنے میں تاثر کیوں ہو۔ اس کا ایک پہلو تو واقعاتی ہے، جسے ہم گذشتہ صفحات میں پیش کر چکے ہیں، اور دوسرا پہلو طبعی و قیاسی یعنی یہ بھی ممکن ہے کہ روزنامہ نگار کو تسلیع ہوا ہو، مصحفی نے اکبر پور ہی بتایا ہو۔ اور تحریر کے وقت اسے یاد نہ رہا ہو۔ یا سہو قلم سے ایسا لکھ دیا ہو۔ یہاں کچھ ایسی بعید بھی نہیں بیشتر سفر نامے اور روزنامے ایسی غلطیوں سے معمور نظر آتے ہیں۔ مشہور عالم سیاح، ابن بطوطہ جب ہندوستان آیا تھا اور یہاں کی سیر و سیاحت کرنے کے بعد اپنے وطن طبرہ کو واپس ہونے لگا تو اس کے تمام کاغذات اور سیاحت کی یادداشتیں ایک طوفانی حادثے میں دریغ ہو گئی تھیں۔ مجبوراً، اپنے وطن پہنچ کر محض حافظے پر اعتماد کر کے اس نے سفر نامہ مرتب کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ بعض عجیب و غریب قسم کی باتیں اس میں راہ پا گئی ہیں جو بیک نظر ہی غلط معلوم ہوتی ہیں۔

دوسرا شہید یہ ہے کہ مولوی عبدالقادر عظیم، سیلانی آدمی تھے اور سیر و سیاحت ان کا خاص شغل تھا اور وہ سے اور وہاں کے سربراہان و رہنماؤں سے وہ واقف نہ ہوں گے جنہوں نے ایسی صورت میں کہ وہ غالباً ۱۸۱۰ء کے لگ بھگ امرتسر کے کوتوال بھی رہے تھے۔ اور اس زمانے میں امرتسر کی کوتوالی محلہ چک میں تھی جو محلہ کالی پٹری سے بالکل متصل ہے۔ اور چنانچہ مصحفی اور

لکھنؤ ایب احمد شاہ ۱۳۷۱ھ

مصحفی کے خاندان کی سکونت تہا کی جاتی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مصحفی نے قصداً اپنے وطن کو ان پر ظاہر نہ کیا ہوگا۔ اس کے دو اسباب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ کوئی مالی سبب انسان نہیں تھے اور کم از کم مصحفی کے زمانے میں ہنسی امتیاز کی بڑی اہمیت تھی۔ دوسری بات یہ کہ ٹیکس کی ملاقات سے پہلے "مصر کے مصحفی وانشا" ہو چکا تھا اور وہ اپنے کلام کو مستند ظاہر کرنے کے لئے اپنے دہلوی ہونے کا تذکرہ جگہ جگہ غز کے ساتھ کرتے رہتے تھے۔ شاید اسی لئے انھوں نے اپنا مولد مخفی رکھا ہوگا۔

۵۔ اردوہر | اکبر نور سے مصحفی کے تعلق کی وضاحت پہلے کر دی گئی۔ تلم گڑا (دلیلہ گڑھ) کے واسطے میں مولوی عبدالقادر کے بیان کے سوا اور کوئی خارجی یا داخلی شہادت ملتی نہیں۔ اب اردوہر کے مولد مسکن ہونے کا ثبوت باقی رہ جاتا ہے۔ اس سلسلے کی بھی کچھ شہادیں اوپر گزر چکی ہیں، جن میں خود مصحفی کے بیانات بھی ہیں جن سے ان کی سکونت اردوہر کا حال کھلتا ہے۔ دوسری شہادت سید اصغر حسین نقوی مولف "تاریخ اصغری" کی ہے۔ جنھوں نے عملہ کالی پگڑی کے ذیل میں ولی محمد اور مصحفی کا تذکرہ کیا ہے۔ تیسری قریب الہد شہادت سید آل حسن مودودی اردوہر کی ہے۔ ان کی مولفہ کتاب "نخبۃ التواریخ" ۱۲۹۶ھ میں اردوہر سے شائع ہوئی تھی اور اب کیا ہے۔ اس میں انھوں نے ضمناً مصحفی کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

"و در شعر استاد زمانہ، غلام ہمدانی مصحفی بسیار نامدار در گذشتہ..."

جمع الفوائد کی عبارت، مصحفی کے کلام کی داخلی شہاد اور ان کے تذکروں کے تراجم سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصحفی کا خانوادہ اردوہر ہی میں آباد تھا۔ ان سب کی نسل منقطع ہو گئی اس لئے اب ان کے بارے میں تصدیق دشوار ہے

سندہ دہلی | چوتھا بیان مورخوں، تذکرہ نگاروں اور بعض مہتر شاہدوں کا وہ ہے جس میں مصحفی کو "بائندہ دہلی" یا "بائندہ منقولات دہلی" کہا گیا ہے۔ ابو القاسم میر قدرت اللہ خاں قاسم دہلوی نے اپنے تذکرہ مجرمہ نغز: رسال تالیف مابین ۱۱۲۰ھ و ۱۲۰۶ھ میں لکھا ہے :-

لہ تاریخ اصغری/ ۱۲۹۶ھ آل حسن مودودی: نخبۃ التواریخ ۱۲۹۶ھ (۱۸۸۰ء)۔

بہارِ دل

۱۸۱

از مردم بیرونات است۔ آدابِ تقرب و نزاکت را بکلی نہلے خود و بند و شعور و ادب و حضرت دہلی شہ
نشو و نما یافت۔ ۱۷۷

اس پر مثنوی امیر احمد علوی مرحوم لکھتے ہیں کہ :

”یر قدرت اللہ فاسم دہلوی بھی مصحفی کے دوست تھے اور ان کے مشاعروں میں شریک ہوتے تھے
اپنے ضخیم تذکرہ شعرا میں مصحفی کو ساکن امر وہ نہیں لکھتے بلکہ ”مردم بیرونات“ سے قرار دیتے ہیں جس
تصہود ”باشندہ مفصلات دہلی“ بھی ہو سکتا ہے۔“

اس تاویل کے جواب میں، اس کے سوا کیا کہا جائے کہ علوی صاحب یا تو ”بیرونات“ کے معنی
نہیں سمجھے یا انھیں یہ خبر نہیں کہ مفصلات دہلی کے حدود اس زمانے میں کہاں تک پھیلے ہوئے تھے۔
خود مصحفی نے بھی جگہ جگہ دہلی پر اس طرح فخر کیا ہے، گویا یہ ان کا وطن ہے۔

دلی کہیں ہیں جس کو زمانے میں مصحفی میں رہنے والا ہوں اسی اجڑے دیار کا

یا

بعضوں کا گمان یہ ہے کہ ہم بھی زبانِ داں ہیں دلی نہیں دیکھی ہے زبانِ داں یہ کہاں ہیں
وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ انھوں نے دہلی کی گلیوں میں بقول ریاض اپنی ”جوانی کھوئی تھی“
اور عمر عزیز کے تقریباً ۱۳۔ ۱۴ سال وہاں گزارے تھے۔ وہاں کے اہل کمال، ہونیاد، شعراء،
علماء اور فضلا کی صحبت میں بیٹھے تھے شعرو سخن کے چرچے سنے تھے اور یہی ایک زمانہ ان کی بوردی
زندگی میں ایسا تھا جب وہ پاؤں میں ”خلعے قناعت“ لگا کر دل جمعی سے اس طرح بیٹھ رہے کہ
”ہرگز برستے تلاش معاش و درآن خیر اجار و امورات بردیکس نرزد“

پس اگر وہ دہلی کو اپنا وطن سمجھیں، اس سے تعلق خاطر کا اظہار کریں، اور اس سرزمین سے

عامة قاسم: مجموعہ نثر جلد ۲/ ۸۹-۹۰ (۱۹۳۳ء) شکار جلد ۳ شمارہ ۱/ ۱۰ (مصحفی نمبر ۳۹۹۶)

تہ مصحفی، جگر، چندی ۱۹۳۰ء

دلی کی سرسرایِ فرخانی، ادیب کچھ ایسا نامناسب نہیں۔ مگر اس سے لازماً یہ توجہ نہیں نکلا کہ دہلی اُن کا وطن اور سقطاً اس بھی ہے۔

زمانہ قیامِ امر وہ [مصحفی کے اپنے بیانات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اُن کی کتب نشینی کا ابتدائی زمانہ امر وہ ہی گندما۔ دوسرے معتبر تذکرہ نگاروں نے بھی اس کی نائید کی ہے۔ نواب مصطفیٰ خاں شنیفہ لکھتے ہیں:

”زرغفرانِ جوانی بہ جہاں آباد آمد، طرح اقامت انگندہ“۔

اسی طرح قدرت اللہ قاسم، مجموعہ نغمہ میں یہ تصریح کرتے ہیں کہ:

”دردِ دستور وارِ حضرت دہلی شد، نشو و نما یافتہ“۔

کریم الدین بھی یہی لکھتے ہیں کہ:

”مغفوانِ شباب میں در بیان شاہ جہاں آباد کے آیا، اسی جاے میقم ہو کر یہاں کے لوگوں سے ملاقات پیدا کی“۔

اور نساج نے بھی یہی روایت کی ہے:

”شروعِ جوانی میں دہلی گئے“۔

اس طرح اُن کا شنِ شعور تک امر وہ ہی رہنا ثابت ہے۔ بعض شعراء سے انہوں نے اپنی ملاقات کالہاں بھی لکھا ہے جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ دہلی آنے سے پہلے ہی ان کی شعر گوئی کا آغاز ہو گیا تھا۔ اور بعض تذکرہ نگاروں کے بیان سے یہ جو ترشح ہوتا ہے کہ دہلی ہی میں شعر و شاعری کا چرچا دیکھ کر وہ غزل سرائی کی طرف راغب ہوئے یہ قطعاً غلط ہے۔ دہلی کے ایک شاعر محترم خاں تھے، محترم خاں کا مخلص تھا قومِ کنہوہ سے تعلق رکھتے تھے، اُن کے بیان میں لکھا ہے:

”تھیں سن و عمر و معاش بود و فقیر اور ادرا بتدائے شاعری خود و قصبہ امر وہ دیدہ بود“۔

یہ شنیفہ، بخش بنہارہ، اٹھ مجموعہ نغمہ، جلد ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵

یہ قادیانہ سلسلہ میں بہت بھی تھے۔ ”نبی کے قیام میں ساداتِ امروہہ، بالخصوص سید ابدال محمد بن سید منصور (ساکن قلعہ لکڑہ) سے مراسمِ اتحاد و یکجاگت پیدا ہو گئے تھے۔ اسی تعلق سے امروہہ چلے آئے اور پھر یہاں سے باہر نکلے۔“

”فقیر اور ادراک کے شاعری در تعبہ امروہہ دیدہ بود، اکثر بعد ہفتہ و عشرہ طاقات می شد و در تذکرہ شعر بیا می آمد۔ از معاصران میر و مرزا شاعر محکرا و با فصاحت و بلاغت دیدم۔ عمرش نینجا قرب فصاحت خواهد بود، حال معلوم نیست کز زنده است یا مرده...“

میں یا تم سابقہ انسانی سادات آنجا بطرف امر و نہی رفت

میر اپنا تذکرہ ۱۶۵ھ میں مکمل کرتے ہیں، اور اس وقت نثار کے امروہہ بھانے کا ذکر نہیں کرتے۔ اس سے ہر گز یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ نثار نے امروہہ کا یہ سفر ۱۶۵ھ اور ۱۶۸ھ کے درمیان کسی سال میں کیا ہو گا۔ جسے قائم ”دیں ایام“ سے تعبیر کرتا ہے۔

انفال کے بعد شاہ عبدالرسول نثار سید اہل محمد کی بنائی ہوئی مسجد کے گوشہ شمال و مشرق میں دفن ہوئے اس پر اہل آل محمد نے بہت خوشنما مقبرہ تعمیر کرا دیا تھا۔ اس مسجد کی جائیداد کا وقف نامہ ۶ ربیع الثانی ۱۱۸۱ھ کو لکھا گیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نثار جو اسی مسجد کے ایک گوشہ میں دفن ہیں

تاریخ: نکات الشرح ۱۳۴۱ھ بمطابق ۱۹۲۲ء جاسی: تذکرہ اکرام ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء غزنو: نکات
۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۲ء فیصل: مختصر: دیوبند: دستور الفتاح ۱۳۵۰ھ بمطابق ۱۹۳۱ء

۱۱۸۵ھ کے بعد ہی راہی ملک عدم ہوئے، اور مصطفیٰ سے ان کی ملاقات کا یہی زمانہ ہے جب کہ مصطفیٰ کی عمر وہ ۲۰ سال کے درمیان رہی ہوگی۔ ۱۱۸۵ھ تک مصطفیٰ امروہہ کو خیر باد کہہ چکے تھے۔

ستارہ کے علاوہ، مصطفیٰ نے ”شاہ عالم پیرزادہ“ کا تذکرہ بھی کیا ہے، لکھتے ہیں:-

”شاہ عالم پیرزادہ، مخزنِ کتب، ساکن قصبہ امروہہ۔ در آیا میکہ فقیر کتب نشین بود، اور در ان ضلع شہرت بہ شاعری داشت و در باد محرم مرثیہ و سلام بزمی گفت وی خواند۔“

اس عبارت سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے کہ مصطفیٰ کی کتب نشینی کا زمانہ امروہہ میں گزرا اور انھیں بدوشوہر ہی سے شہر و شاعری کا چمکا لگا ہوا تھا۔ مخزنِ کتب نشین نے نقل کئے ہیں جو اسی زمانے سے حافظے میں محفوظ تھے۔ مخزنِ کتب ہی سے انھوں نے گوہری بدالیونی کے دو شعر سنے ہوئے وہ تذکرے میں نقل کئے ہیں اور لکھا ہے:

”دو شعرش کہ زبانی شاہ عالم پیرزادہ در عالم طفولیت شنیدہ بودم، یاد است۔“

غرض، داخلی اور خارجی شہادتوں سے یہی ثابت ہوا ہے کہ مصطفیٰ سن شوہر کو پنچے کے بعد دہلی آئے تھے۔ اور ان کی تعلیم و تربیت کا ابتدا کی زمانہ امروہہ ہی میں گذرا۔ قاضی عبدالودود صاحب کا

یہ بیان ہم نے پہلے ہی نقل کیا ہے کہ ”وہ کم از کم پچیس برس کی عمر میں دہلی پہنچے ہیں“ قدرت اللہ خاں قاسم اور شیخہ بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ اُن کا سال پیدائش ۱۱۷۱ھ تسلیم کیا جائے تو امروہہ سے رخصت ہونے کا زمانہ ۱۱۸۶ھ ہوتا ہے۔ در ان حالیکہ ۱۱۸۵ھ میں مصطفیٰ کثیر میں موجود تھے۔

انہیں مہورت یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ وہ ۲۳-۲۴ سال کی عمر میں، ۱۱۸۴ھ کے مابین امروہہ سے ترک وطن کر کے نکلے۔ اور ایسے نکلے کہ پھر کبھی وہاں جانا نصیب نہ ہوا۔

اے مصطفیٰ نہ دیکھا روئے وطن پھر آ کر

شاید کہ جھینکا تو، اے یار گھر سے نکلا

تعلیم و تربیت | یہ ضرور ہے کہ ابتدا میں مصطفیٰ کو باقاعدہ تحصیل علم کا موقع نہیں ملا۔ اور کتب نشینی کا

۱۶ ہندی / ۲۶۶ ھ ایضاً / ۱۹۸۱ ھ معاصر حصہ ۸۔

جو زمانہ انھوں نے اپنے وطن میں گزارا اس میں رواجِ زمانہ کے مطابق فارسی و عربی میں نصاب کی ابتدائی کتابیں ہی پڑھی ہوں گی، اور اسی دور کو انھوں نے ”ایام کتب نشینی“ سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں وہ شعر کہتے تھے، اور اساتذہ کے شعر و ذوق و شغف سے سنتے تھے، انھیں حافظے میں محفوظ بھی رکھ سکتے تھے۔ کتب نشینی کے اسی زمانے میں ان کی ملاقاتیں مشتم خاں قنقرہ، میر عبدالرسول نثار، شاہ عالم غزوں وغیرہ سے ہوتی تھیں، اور ان میں شعر و شاعری کا بھی جبر جابو جاتا تھا۔ کسی بالکل بے استعداد، کم سواد اور اذیت پسند کتب کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ اتنا جیسے اساتذہ سے ملے تو شعر و سخن کی محفل بھی گرم ہو۔ اس لئے بجا طور پر قیاس یہ کیا ہے کہ عربی کی کمتر اور فارسی کی بیشتر شد بدائیں امر وہ ہے ہی میں حاصل ہو گئی ہوگی۔ دہلی آنے کے بعد انھوں نے جو کچھ پڑھا، اور اپنے مسلحہ علم میں اٹھانہ کیا، اس کی تفصیل تو ہمیں تذکرہ میں سے معلوم ہو جاتی ہے، اور وہ آگے درج بھی ہوگی، لیکن قیامِ امر وہ کہ زمانے کی علمی تحصیل اور درسی کتب کی تفصیل کا حال کچھ نہیں کھلتا۔

شیر گئی کا آغاز | اوپر بیان کی گئی روداد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے ترکِ وطن سے پہلے ہی شاعری شروع کر دی تھی، لیکن کتب شروع کر کے، اس کا تئیں اور متیقن بہت دشوار ہے۔ یہاں بھی قیاس ہی کچھ رہی کرتا ہے کہ اگر ہم عبدالرسول نثار کا سال وفات ۱۱۸۱ھ تسلیم کر لیں تو اس سال سے پہلے ہی معصومی کی اُن سے ملاقاتیں رہی ہوں گی۔ اور انہیں مہورت یہ حکم لگایا جاسکتا ہے کہ اندازاً ۱۵-۱۶ برس کی عمر میں وہ شعر و سوزوں کرنے لگے تھے۔ اور زیادہ سے زیادہ یہی عمر کسی شخص کی کتب نشینی کی ہو سکتی ہے۔

۱۸ شہید از بدو میر و مرزا مست پختہ گو معلوم می شود۔ و دشوار و عالم کتب نشینی یاد دارم۔ از دست

گئے برباد و پختہ نادر فریاد یا قسمت بہار آخر ہوئی تب ہم پر مئے آذان یا قسمت

شہید از دست و تاج حسرت میں ہی دنیا ہمارے سر پہ آکر پھر گیا جلا و یا قسمت

تذکرہ ہندی/۱۳۸

تہذیب نے صراحتہ فرمیں، قبول کر بھی اپنے استاد کا نام نہیں لکھا، جس سے ابتدا میں کلام پر اصلاح ملی ہوگی۔ لیکن ایک بیان میں ایسا اشارہ مل جاتا ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ انھوں نے ابتدائی کلام پر امر و نہی کے کسی استاد سے مشورہ کیا تھا۔ یہ تہذیبی زمانہ، زمانہ ختمِ امر و نہی کے شاد و غم کی تباہی میں تھے معصیتی نے لکھا ہے کہ دنیا کی بے وفائی پر نظر کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی اور ایک ہانچ میں بیٹھے رہتے تھے:

”غیر ہر استاد خود روزے در عالم کتب نشینی وابتدا کے شوق موزونی بہ محبت
ایشان صید و بودیہ

(باقی)

لے ذکر ہندی / ۱۱۔

تاریخ اسلام پر ایک نظر

یہ اسلامی تاریخ کے مختلف دوروں کے تمام ضروری واقعات و حالات کا نہایت جامع اور مکمل خاکہ ہے جس کی ترتیب میں تاریخ نویسی کے جدید تقاضوں کو سامنے رکھا گیا ہے۔ طرز بیان نہایت ہی دلنشین اور دلچسپ ہے۔

تاریخ اسلام پر علماء اسلام نے اگرچہ عربی، فارسی، اردو اور دوسری زبانوں میں بڑی بڑی محققانہ کتابیں لکھی ہیں لیکن اس زمانہ کے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ایک ایسی جامع اور مختصر تاریخ کی شدید ضرورت تھی جس میں نہ صرف مختصر مصلح اور خلفائے راشدین کے سوانح حیات کے ساتھ خلافت بنی امیہ، خلافت بنی عباس، خلفائے فاطمین، عثمانی سلاطین اور دیگر مسلم بادشاہوں کے حالات و درج ہوں بلکہ اس میں اسلامی معاشرت و تمدن اور مسلمانوں کی شاندار ملی خدمات کا بھی موثر انداز میں ذکر ہو اور تاریخی حقائق کے نتائج پر بھی مبہم نظر ڈالی گئی ہو۔ اس کتاب سے یہ سچی پوری ہو گئی ہے اور تاریخ اسلام پر ایک تحقیقی اور نفیس کتاب سامنے آگئی ہے جس کا عنوان ”تاریخ اسلام کا کافہ“ محمد طبع و طباعت و کتابت، سائز نہایت موزوں اور خوبصورت، قیمت چار روپے چھ آنے۔